سوال

(405) مزدوری کی غرض سے جانا اور عمرہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ایک آدمی پاکستان سے مکہ مکرمہ مزدوری کے ویزہ پر آیا اور اس نے یہ نیت کی کہ میں آج نہیں (پیر کے دن) جمعہ کو عمرہ کروں گا حالانکہ وہ بروز سوموار مکہ داخل ہوا نیز اس نے احرام بھی نہیں باندھا۔

(1) کیا اس طرح عمرہ کی تاخیر جائز ہے (2) کیا اس صورت میں میقات سے بغیر احرام باندھے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے جبکہ اس نے عمرہ کی نیت بھی کرلی ہے کہ میں جمعہ کو عمرہ ادا کروں گا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ایک شخص بغرض مزدوری مکہ معظمہ پہنچا اور مکہ معظمہ پہنچنے تک اس نے حج یا عمرہ کا ارادہ نہیں کیا تو اس کے لیے میقات سے بلا احرام گزرنا درست ہے اس کی دلیل ہے۔ (1) متفق علیہ حدیث

«هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ اَوِ الْعُمْرَةَ»

''یہ مقامات وہاں کے رہنے والوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے بھی جو وہاں سے گزر کر آئیں وہاں کے مقیمی نہ ہوں جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں''۔ (بخاری۔ کتاب الحج باب مهل من كان دون المواقيت)۔ (1) فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا مکہ معظمہ میں بلا احرام داخل ہونا۔ (3) ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کا حمار وحشی کو شکار کرنے والا واقعہ اس میں تصریح ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ محرم نہیں تھے جبکہ ان کے ساتھی محرم تھے۔ (بخاری۔ کتاب جزاء الصيد۔ باب اذا صاد الحلال فاهدى للمحرم الصيد اكله)۔ استدلال رسول اللہ ﷺ کی تقریر سے ہے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے عمل سے نہیں۔

بغرض مزدوری جانے والا مذکورہ بالا صورت میں مکہ معظمہ پہنچ گیا ہے تو پہنچ کے روز سے عمرہ کو وہ موخر کرسکتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ مکہ فتح کرنے کے بعد بلا عمرہ کیے حنین کی طرف چلے گئے حنین کو بھی فتح کیا پھر حنین کی غنائم کو جعرانہ مقام پر آپ نے تقسیم فرمایا پھر اس کے بعد آپ نے عمرہ ادا کیا۔ حالانکہ مکہ فتح کرتے ہی فی الفور آپ عمرہ ادا کرسکتے تھے اس کے باوجود آپ نے عمرہ کو موخر فرمادیا۔

بغرض مزدوری مکہ جانے والے نے اگر میقات تک پہنچنے سے پہلے حج یا عمرہ کا ارادہ کر لیا ہے تو اس کے لیے میقات سے بلا احرام گزرنا جائز نہیں دلیل مذکور بالا متفق علیہ حدیث شریف ہُنَّ لَهُنَّ الخ اور اگر ایسے شخص نے میقات سے گزرنے کے بعد اور مکہ معظمہ پہنچنے سے پہلے کسی مقام پر حج یا عمرہ کا ارادہ کیا ہو تو اس کے لیے اسی مقام ارادہ سے احرام باندھنا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسی متفق علیہ حدیث میں فرماتے ہیں :

«وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ» (بخاری-کتاب الحج-باب مھل اہل مکۃ للحج والعمرۃ)

''اور جو ان مقامات کے اندر رہے پس وہ احرام باندھے جہاں سے شروع کرے ۔ حتی کہ مکہ والے مکہ ہی سے ''

بغرض مزدوری مکہ معظمہ جانے والا حج یا عمرہ کا ارادہ نہیں رکھتا اور بلا احرام باندھے مکہ معظمہ پہنچ جاتا ہے اور مکہ پہنچتے ہی حج کا ارادہ کر لیتا ہے تو مسئلہ صاف ہے اگر پہنچے اور ارادہ کی تاریخ آٹھ ذوالحج سے پہلے ہے تو طواف قدوم کے بعد آٹھ تک تاخیر ہوگی اور اگر اس نے مکہ معظمہ مذکورہ بالا صورت میں پہنچتے ہی عمرہ کا ارادہ کر لیا ہے تو بھی اس کے لیے دو چار دن یا زیادہ دن کی تاخیر عمرہ درست ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے «اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ» فرمایا ہے «اِنَّمَا النِّيَّاتُ بِالْاَعْمَالِ» نہیں فرمایا پھر اہل مکہ یا غیر اہل مکہ پر حج یا عمرہ فرض ہو جانے کے بعد ان کی تاخیر روا ہے جبکہ مومن حج یا عمرہ فرض ہوتے ہی اس کی نیت کر لیتے ہیں کہ ہم حج یا عمرہ ضرور ادا کریں گے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

حج و عمرہ کے مسائل ج1ص291

محدث فتویٰ